پہلا فقہی اجتماع مجلس تحقیقات شرعیہ ، ندوۃ العلماء لکھنؤ

منعقدہ ۱۵، ۱۶/ دسمبر ۱۹۶۵ء، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

موضوع: انشورنس

تجاویز

مجلس تحقیقات شرعیہ نے اپنے اجتماع مؤرخہ ۱۵، ۱۶/ دسمبر ۱۹۶۵ء میں انشورنس کے مسئلہ پر علماء کرام کے ان جوابات کی روشنی میں غور کیا جو مجلس کے سوالنامے کے پیش نظران حضرات نے تحریر فرمائے تھے، اس غور وخوض کے بعد مجلس جس نتیجہ پر پہونچی ہے وہ ایک مختصر تمہید کے ساتھ درج ذیل ہے:

انشورنس کا مسئلہ شریعت کے شعبۂ معاملات سے تعلق رکھتا ہے، معاملات میں ہمیشہ دو فریق ہوتے ہیں، اس لئے اس کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں:

اول۔ دونوں فریق مسلمان ہوں، اس صورت میں معاملات کی جو شکلیں شریعت اسلامیہ نے مقرر کی ہیں، ان کے علاوہ کسی شکل کا اختیار کرنا کسی حال میں جائز نہیں ہے۔

دوم۔ ایک فریق مسلمان ہو، اور دوسرا غیر مسلم ہو، صورت دوم کی دو شکلیں نکلتی ہیں:

الف۔ معاملات کی شکل مقرر کرنا مسلمان کے اختیار میں ہو، اس کا حکم بھی وہی جو صورت اولی کا ہے۔

ب۔ معاملہ کی شکل مقرر کرنا اس کے اختیار میں نہ ہو۔

صورت ثانیہ کی شکل (ب) میں بوقت ضرورت اسلام کے بعض جلیل القدر ائمہ وفقہاء کے قول کی بناء پر شرعا اس کی گنجائش نکلتی ہے کہ مسلمان کچھ قیود وشرائط کے ساتھ اس نوع کے معاملات میں حصہ لے سکے، انشورنس کا مسئلہ بھی مجلس کے نزدیک اسی شکل کے تحت داخل ہے۔

مجلس یہ رائے رکھتی ہے کہ اگر چہ انشورنس کی سب شکلوں کے لئے ربوا وقمار لازم ہے، اور ایک کلمہ گو کے لئے ہر حال میں اسلامی اصول پر قائم رہنے کی کوشش کرنا ہی واجب ہے، لیکن جان ومال کے تحفظ وبقا کا جو مقام شریعت اسلامیہ میں ہے، مجلس اسے بھی وزن دیتی ہے، نیز مجلس اس صورت حال سے بھی صرف نظر نہیں کرسکتی کہ موجودہ دور میں نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی راستوں سے انشورنس انسانی زندگی میں اس طرح دخیل ہوگیا ہے کہ اس کے بغیر اجتماعی اور کاروباری زندگی میں طرح طرح کی دشواریاں پیش آتی ہیں، اور جان ومال کے تحفظ کے لئے بھی بعض حالات میں اس سے مفر ممکن نہیں ہوتا، اس لئے ضرورت شدیدہ کے پیش نظر اگر کوئی شخص اپنی زندگی یا اپنے مال یا اپنی جائیداد کا بیمہ کرائے تو مذکورہ بالا ائمہ کرام کے قول کی بناء پر شرعا اس کی گنجائش ہے۔

تنبیہ۔ اوپر کی عبارت میں لفظ 'ضرورت شدیدہ' سے مراد یہ ہے کہ جان یا اہل وعیال یا مال کے ناقابل برداشت نقصان کا اندیشہ قوی ہو۔

'ضرورت شدیدہ' موجود ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ مجلس کے نزدیک مبتلیٰ بہ کی رائے پر منحصر ہے، جو خود کو عنداللہ جوابدہ سمجھ کر علماء کے مشورہ سے قائم کرے۔ فقط

دستخط:

۱۔ (جناب مولانا مفتی) عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی

۲۔(جناب مولانا)محمد ظفیر الدین صاحب، دارالعلوم، دیوبند

۳۔(جناب مولانا)ابواللیث صاحب ندوی، امیر جماعت اسلامی ہند

۴۔(جناب مولانا)محمد رضا صاحب انصاری، مفتی فرنگی محل

۵۔(جناب مولانا)شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی، دارالمصنفین اعظم گڑھ

۶۔(جناب مولانا)فخر الحسن صاحب، استاذ دارالعلوم، دیوبند

۷۔(جناب مولانا)شاہ عون احمد صاحب قادری، سجادہ نشیں خانقاہ مجیبیہ، پھلواری شریف، پٹنہ

۸۔(جناب مولانا)منت اللہ صاحب ندوی رحمانی، سجادہ نشیں خانقاہ رحمانیہ، مونگیر

۹۔(جناب مولانا)محمد اویس صاحب ندوی، شیخ التفسیر دارالعلوم ندوۃ العلماء

۱۰۔(جناب مولانا)محمد منظور صاحب نعمانی، مدیر ماہنامہ الفرقان لکھنؤ

۱۱۔(جناب مولانا)سعید احمد صاحب اکبرآبادی، صدر شعبہ دینیات، علی گڑھ

۱۲۔(احقر)محمد اسحٰق عفا اللہ عنہ